بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۸۲۵

انا الفضل تنزیلہ ومن یشاء یعلم انہ لمقام محمود

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۵ | ۸ ماہ تبلیغ ھ ۱۳۲۶ ش | ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۶ ھ | ۸ فروری سنہ ۱۹۴۷ ع | نمبر ۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح ۱۹۴۹

قادیان ۷ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۸ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

محترمہ البیہ صاحبہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کا جنازہ آج صبح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں پڑھایا اور کندھا دیا۔ مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

آزادی کا پہلا دن

ہندوستان کی آزادی کا پہلا دن وہ ہوگا۔ جس دن آپ تمام ہندوستان میں کوہ ہمالیہ سے لے کر راس کماری تک اور راجکوٹ کراچی سے لے کر برہم پتر کے کنارہ تک پھر جائینگے۔ مگر آپ کو تلاش کرنے پر بھی ایک شخص بھی ایسا نہ ملے گا۔ جو اپنے تئیں سورن ہندو یا اونچ جاتی کہتا ہوگا۔ اور ایک شخص بھی ایسا نہ ملے گا۔ جو اپنے تئیں اچھوت یا نیچ جاتی سمجھتا ہوگا۔ انگریز ہندوستان سے کوچ بھی کر جائے۔ یہاں تک کہ انگریز کا نام و نشان تک اس سرزمین میں کہیں نہ ملے۔ اور ملک کے تمام مقید دیسی ایسی حکومت کے ہاتھ میں آجائے۔ جس کے صدر اعظم سے لے کر ادنیٰ چپڑاسی تک کی رگوں میں خالص ہندوستانی خون موجزن ہو۔ ایسی صورت میں بھی یہاں اگر ایک انسان بھی ایسا ہوگا۔ جو برہمن کہلاتا ہوگا۔ یا ایک انسان بھی ایسا ہوگا۔ جو اچھوت یا ذلت سمجھا جاتا ہوگا۔ تو کہا جا سکے گا۔ کہ یہاں آزادی ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہ ہوا ہندوستان کی غلامی کے پھوڑے کے گندے مواد کا منبع اگر کوئی ہے۔ تو یہی طبقاتی غیر فطری امتیاز ہے۔ جو ہندو مذہبی متقنوں نے خدا کی مخلوق میں اسی وقت سے لے کر آج تک جب سے آریوں کا قدم اس سرزمین پر پڑا ہے جائز رکھا ہے۔ مسز وجے لکشمی پنڈت سالوں کے دوران میں مسز وجے لکشمی پنڈت کے آباؤ اجداد نے اس سرزمین کے اصلی باشندوں کو جن کے عظیم الشان تمدنی آثار آج بھی کہیں نہ کہیں دستیاب ہو جاتے ہیں۔ ذلت و پستی کے ایسے اتھاہ سمندر میں اتارے رکھا۔ کہ آج اس روشنی کے زمانہ میں بھی احمد آباد میں مسز گاندھی جی کا جنم بوم ہے۔ اور آزادی کا پہلا دن وہ ہوگا۔ جب آپکو یہاں کوئی سورن ہندو کہلانے والا انسان ڈھونڈے سے بھی نہیں ملیگا۔ آخر وہ دن کب آئیگا۔ وہ دن دور نہیں بہت قریب ہے۔ اس قدر قریب کہ آپ پلک بھی نہیں جھپکیں گے کہ وہ دن آجائیگا۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے یہ کہ ثمرہ ہر وقت۔ آج اس وقت بھی ہو سکتا ہے۔ صرف تھوڑے سے ذہنی انقلاب کی ضرورت ہے۔ صرف اتنا ہی کہ آپ سمجھ سکیں۔ کہ سردار پٹیل۔ پنڈت نہرو۔ مہاتما گاندھی ہندوستان کی آزادی کے گرد خواہشمند نہیں۔ بلکہ وہ صرف سورن ہندوؤں کے ایجنٹ ہیں۔ وہ ہندوستان میں وہی راج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جس کی پانچ ہزار سالہ برکات آزادی کا گیت مسز وجے لکشمی نے نیویارک کے پریٹ فارم پر گایا ہے۔ اگر آپ اس قدرتی و ذہنی انقلاب کا صدمہ برداشت نہیں کر سکتے۔ تو انتظار کیجئے۔ قدرت خود ایسے ساز و سامان پیدا کر رہی ہے۔ کہ وہ مبارک دن قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس وقت ایسے سردار پٹیل ایسے پنڈت نہرو ایسے مہاتما گاندھی پیدا ہو جائینگے۔ کہ جن کی زبان پر وہی ہوگا جو ان کے دل میں ہوگا۔ انکا شاستر قانون اسلامی مساوات ہوگا۔ منوجی کا غیر مساویانہ دھرم آشرم نہیں ہوگا جس دن یہ ہوگا وہی دن ہندوستان کی آزادی کا پہلا دن ہوگا۔ آپ بھی اگر تھوڑی سی کوشش کریں۔ تو وہ دن نزدیک سے نزدیک تر ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ دن تو آئل ہے۔ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ دن آئے۔ اور وہ فیصلہ آسمان کے فرشتے زمین پر لا رہے ہیں۔ اب کوئی مخالف طاقت یا اس سے بھی بڑی طاقت جو شیطین زمانہ ایجاد کر لیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

قادیان ۷ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ میں احباب کو اس امر کی طرف پھر توجہ دلائی۔ کہ چندہ تحریک جدید کا وعدہ کرنے کی آخری تاریخ یعنی ۱۰ فروری بالکل قریب آگئی ہے۔ آج ۷ تاریخ ہے ابھی تک وعدوں کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دنیاوی ضروریات کے لئے دینے سے جب دس گنا انعام ملتا ہے۔ تو خدا کے دین کیلئے دینے سے تو سو گنا انعام کی امید رکھنی چاہیئے

نے نیویارک میں ایک موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے بڑے فخر کے ساتھ یہ تو فرمادیا کہ مسلمانوں کے آنے سے پہلے پانچ ہزار سال تک ہندو عورتوں کو ایسی آزادی حاصل رہی ہے۔ کہ وہ فوجوں کی کمانڈر اور خدا جانے کیا کیا کچھ بن جاتی رہی ہیں۔ مگر افسوس اس کو یہ خیال نہ آسکا۔ کہ انہیں پانچ ہزار جہاں سے گاندھی جی کا اخبار "ہریجن" جو اچھوت اودھار کا سب سے بڑا حامی خیال کیا جاتا ہے شائع ہوتا ہے۔ آپکے ہم قوم اونچ جاتی ہندو طلباء نے کالج سے نکل جانا منظور کیا مگر اچھوت طلباء کے ساتھ کھانے میں شامل ہو کر اپنے تئیں بھرشٹ نہیں کیا ہم پھر دہراتے ہیں کہ ہندوستان کی حقیقی

ایڈیٹر عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

قادیان ۶ ماہ تبلیغ۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ ؎

فرمایا:۔ آج کل پھر ہندوستان ایسے دور میں سے گزر رہا ہے۔ جو بہت ہی دور رس نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔ بعض تبدیلیاں دنیا میں ایسی ہوتی ہیں۔ جو زندگی کے صرف ایک دو یا تین شعبوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور بعض ایسی ہوتی ہیں۔ جو سب شعبوں پر حاوی ہو جاتی ہیں۔ پھر بعض ایسی ہوتی ہیں جو صرف دنیوی امور تک محدود ہوتی ہیں۔ اور بعض ایسی جو دین پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ پھر ان کی ایک اور تقسیم ہوتی ہے۔ کہ بعض تبدیلیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جو چند سال تک رہتی ہیں۔ اور بعض تغیرات ایسے ہوتے ہیں۔ جن کا اثر دیر پا ہوتا ہے اور وہ آسانی سے تبدیل نہیں ہوتا۔

اس وقت ہندوستان کو جو مرحلہ درپیش ہے۔ وہ بھی ایسا ہی ہے۔ کہ وہ اس کے سب شعبوں پر اثر انداز ہے۔ اور دنیوی امور کے علاوہ دینی امور پر بھی حاوی ہو رہا ہے اور نیز اس کے اثرات دیر پا ہیں۔ اور آسانی سے زائل نہیں کئے جا سکتے۔

اس صورت حالات میں ہماری جماعت کی حیثیت دور سے دیکھنے والے شخص کی ہے۔ اول تو ہماری جماعت کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اور دوسرے عزبار زیادہ ہیں۔ اور ایسے لوگ جو اہم اور بلند مقاصد پر فائز ہوں ان کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو قابل اعتنار نہیں سمجھا جاتا۔ نہ گورنمنٹ ہمیں وقعت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور نہ ہی ہندو ہمیں درخود اعتنا سمجھتے ہیں۔ اور نہ ہی مسلمان ہم سے مل بیٹھنے کے روادار ہیں۔ بلکہ وہ جو تھوڑا بہت التفات کرتے ہیں۔ اور علیک سلیک کرتے ہیں۔ اسے بھی احسان ہی سمجھتے ہیں۔ الغرض سب قومیں ہمیں کمزور حقیر اور ناتوان سمجھتے ہوئے ہماری بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ وہ ہمیں اپنے پیچھے چلانا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ نہیں سوچتے کہ آخر ہمارے بھی احساسات ہیں۔ اور ہمیں اپنے متعلق خود سوچنے اور فیصلہ کرنے کا حق ہونا چاہیئے۔

جہاں تک محض علمی باتوں کا تعلق ہے۔ وہ ہماری باتوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور بسا اوقات ان پر عمل بھی کرتے ہیں۔ مگر وہ اثر صرف روحانی یا ذہنی ہوتا ہے۔ قانونی نہیں ہوتا کہ جس سے وہ ہمارے تفوق کے قائل ہو جائیں۔ جس طرح آقا کبھی اپنے نوکر کی بات کو بھی مان لیتا ہے۔ اس سے نوکر کو آقا پر فوقیت حاصل نہیں ہو جاتی۔ اسی طرح وہ ہماری بات بھی کبھی کبھار مان لیتے ہیں۔

پس ہمیں نہ ہی تو گورنمنٹ اور نہ دوسری سیاسی پارٹیاں کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار ہیں۔ سیاسی پارٹیاں اقلیتوں کو دو ہی وجوہ سے اپنے ساتھ شریک کرتی ہیں۔ یا تو ان سے ڈرنے کی وجہ سے کہ وہ کسی وقت نقصان نہ پہنچائیں۔ یا ان کو وہ دوسری حریف پارٹیوں کے لئے آلہ کار بنانے کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ مثلاً خاکسار احرار ہیں۔ ان کی تعداد بے شک بہت تھوڑی ہے۔ اور ہمارے مقابلہ میں ان کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ مگر کانگرس انہیں محض آلہ کار کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ ہم سے نہ تو حکومت یا سیاسی پارٹیاں خائف ہیں۔ نہ ہماری تعداد زیادہ ہے۔ اور نہ ہم جھوٹ سے اپنی تعداد زیادہ ظاہر کر سکتے ہیں اور نہ ہم دوسروں کا آلہ کار بن سکتے ہیں۔ اور نہ کوئی اور اہمیت ہمیں حاصل ہے۔ کہ دوسری قوموں کو اپنے پیچھے چلا سکیں۔ اس لئے ہماری آواز کی کوئی وقعت نہیں ہم لمبا اوقات دیکھتے ہیں۔ کہ کسی معاملہ میں مسلمان غلطی کر رہے ہیں۔ یا کانگرس ناجائز تصرف کر رہی ہے۔ مگر سب کچھ دیکھتے ہوئے ہم صورت حال کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہماری آواز کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اس لئے ہم خاموش رہتے ہیں۔

تحریک جدید کے مجاہدین کا عزم

چاہیئے کہ ہمارے سامنے خواہ کیسی ہی مشکلات ہوں۔ ہم اپنے خون کے آخری قطرہ تک کو خدا تعالیٰ اور اسلام کی راہ میں بہا دیں تحریک جدید کا ہر مجاہد دیکھے کہ کیا وہ باوجود اپنی مشکلات کے خدا تعالیٰ کی راہ میں تیرھویں سال کی اپنی قربانی پیش کر چکا ہے ورنہ خوری وعدے بھیج دے (وکیل المال تحریک جدید)

جتنے بھی دنیاوی ذرائع ہیں۔ وہ سب ہمارے لئے مسدود ہیں۔ صرف ایک راستہ کھلا ہے۔ اور وہ دعا کا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہ وہ غائب سے ہماری اعانت کے اسباب نازل فرمائے اور وہ بار گراں جو اس نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالا ہے۔ اس کو اٹھانے کی ہمیں طاقت دے۔ اور دنیا کو ہمارے ذریعہ سے ہدایت نصیب ہو۔ پس یہ نہایت نازک دور ہے۔ آپ لوگوں کو خاص طور پر دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ (منیر احمد منیر)

اچھوت ادھار کی حقیقت

ملک فضل حسین صاحب کی تازہ تالیف اچھوت ادھار کی حقیقت یا ہندو اقتدار کے منصوبے کے ایڈیشن اول کے اب صرف پونے دو سو نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ احباب کو اس ضروری اور وقت کی چیز کو جلد سے جلد منگوا کر اپنی معلومات میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ یہ کتاب کیسی ہے۔ اس کے متعلق روزانہ اخبار "احسان" لاہور کا مندرجہ ذیل ریویو پڑھ لینا کافی ہوگا۔

"ملک فضل حسین صاحب اپنی کتاب "ہندو راج کے منصوبے" کے مصنف کی حیثیت سے سیاسی دنیا میں ایک اہل نظر کا مقام حاصل کر چکے ہیں۔ یہ کتاب بھی ان کے سیاسی شغف اور سیاسی لٹریچر کے وسیع مطالعہ کا ایک ثبوت ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے ہندوؤں کی تحریروں اور تقریروں سے نہایت عمدہ طور پر یہ بات ثابت کی ہے۔ کہ آج اچھوت ادھار کا جو شور ہندو طبقوں میں مچ رہا ہے۔ وہ دراصل مساوات کے خیال سے یا اچھوتوں کو زندگی کا کوئی حق دینے کے خیال سے نہیں بلکہ محض سیاسی مطلب براری کے لئے ہے۔ ہر اچھوت کو جو اردو پڑھ سکتا ہے۔ یہ کتاب ضرور دیکھنی چاہیئے۔ اور ہر لکھے پڑھے مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ اچھوتوں تک پہنچائے۔ صاحب استطاعت مسلمان بڑا کام کریں۔ اگر اس کتاب کی سو سو پچاس پچاس جلدیں خرید کر اچھوتوں میں تقسیم کرا دیں۔ ملک فضل حسین کی محنت ہر مسلمان سے خراج تحسین کی مستحق ہے۔" (احسان ۱۴ رفروری)

حجم ۲۶۰ صفحہ قیمت عہ۔ تقسیم کرنے والوں کو فی نسخہ عہ۔

ملنے کا پتہ:۔ صیغہ نشر و اشاعت قادیان

درخواست دعا

ڈسکہ ۷ رفروری۔ جناب چوہدری شکر اللہ خاں صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ میری لڑکی عزیزہ عظیمہ اللہ لبارضہ ٹائیفائڈ بدستور علیل ہے۔ نقاہت بہت ہو گئی ہے۔ اور بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ احباب سے عزیزہ کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

"تلاش گمشدہ" آفتاب احمد ولد خواجہ عبدالرحمن صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ بوجہ عارضہ دماغی نے مورخہ ۲۰ جنوری سے گھر سے جانا شروع کر دیا ہے۔ کسی دوست کو ملے یا اطلاع دے۔ خواجہ عبدالرحمن ٹھیکیدار محلہ کوچہ کشمیریاں سیالکوٹ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سندھیوں کے لئے احمدیت کی صداقت کے دو روشن نشان

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

(المسیح الموعود)

علاقہ سندھ کے لئے ایک تازہ نشان

جماعت احمدیہ کا قرآنی معیاروں کے مطابق دن رات ترقی کرتے جانا اس کے سچا ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔ گزشتہ سال ۷، نومبر ۱۹۴۵ء کو کنری ضلع میرپور خاص میں جماعت احمدیہ اور سنی مسلمانوں کے درمیان (۱) حیات و وفات مسیح ناصری (۲) اجرائے نبوت اور (۳) صداقت دعوٰے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام پر تین نہایت شاندار مناظرے ہوئے جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ ان مناظروں کے بعد اللہ تعالےٰ نے بہت سے اصحاب کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق بخشی فالحمد للہ علیٰ ذالک ۱۷ نومبر ۱۹۴۵ء کو آخری مناظرہ میں فاکسار نے سنیوں کے مناظر مولوی محمد عمر صاحب شیخوپوری کے سامنے قرآن و حدیث کے ۳۵ دلائل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کے مسیح موعود و مہدی معہود برحق ہونے کے ثبوت میں پیش کئے۔ اور اسی مناظرہ کے دوران میں مولوی محمد عمر صاحب شیخوپوری کو مؤکد بعذاب قسم اٹھانے پر مبلغ دس روپے کا فتحہ انعامی بھی پیش کیا۔ پہلے تو مولوی صاحب نے اس دعوت کو ٹالنا چاہا۔ لیکن جب ان کے لیت و لعل کو دیکھ کر ایک مخلص احمدی جناب حکیم سردار محمد صاحب نے اتمام حجت کے لئے مبلغ پانچ صد روپیہ کی گرانقدر رقم پیش کی۔ تو مولوی محمد عمر صاحب فوراً تیار ہو گئے۔ اور پھر اسی وقت سات آٹھ سو کے مجمع میں مندرجہ ذیل لفظوں میں تین بار مؤکد بعذاب قسم اٹھائی۔ اور اس پر قریباً ایک درجن معزز حاضرین کی گواہیاں ثبت ہو کر حلف نامہ کی دو کاپیاں فریقین کو دے دی گئیں۔

مؤکد بعذاب حلف کے الفاظ جن میں مولوی محمد عمر صاحب شیخوپوری نے قسم کھائی

"میں مولوی محمد عمر قریشی ولد مولوی محمد امین صاحب سکنہ شیخوپورہ پنجاب مبلغ حنفی جماعت خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات پر حلف کرتا ہوں کہ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی و دلائل کو بغور دیکھا اور سنا اور سمجھا اور تصانیف ان کی میں نے مطالعہ کیں۔ اور جماعت احمدیہ کنری سندھ کا چیلنج انعامی پانصد روپیہ سنا اور پڑھا۔ مگر میں نہایت وثوق اور کامل ایمان اور یقین سے کہتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب کے تمام دعاوی و الہامات جو چودھویں صدی کے مجدد و امام وقت و مسیح موعود و مہدی معہود و امتی نبی ہونے کے متعلق ہیں سراسر جھوٹ و افترا اور دھوکہ و فریب اور غلط تاویلات کی بناء پر ہیں۔ برخلاف اس کے عیسےٰ علیہ السلام وفات نہیں پائے۔ بلکہ وہ بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور ہنوز اسی خاکی جسم کے ساتھ موجود ہیں۔ اور وہی آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔ اور وہی مسیح موعود ہیں اور مہدی علیہ السلام کا ابھی تک ظہور نہیں ہوا۔ جب ہوگا۔ تو وہ اپنے منکروں کو تلوار سے قتل کر کے اسلام کو دنیا میں پھیلائیں گے۔ مرزا صاحب نہ مجدد وقت ہیں نہ مہدی ہیں نہ مسیح موعود ہیں۔ نہ امتی نبی ہیں۔ بلکہ ان تمام دعاوی کے سبب میں ان کو مفتری و کافر اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں اگر میرے یہ عقائد خدا تعالےٰ کے نزدیک جھوٹے اور قرآن شریف و صحیح حدیث کے خلاف ہیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی درحقیقت اپنے تمام دعاوی میں خدا تعالےٰ کے نزدیک سچے ہیں۔ تو میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اے قادر ذوالجلال خدا جو تمام زمین و آسمان کا واحد مالک ہے۔ اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے۔ پس تمام قدرتیں تجھ ہی کو حاصل ہیں۔ تو ہی قہار اور غالب اور منتقم حقیقی ہے۔ اور تو ہی علیم و خبیر و سمیع و بصیر ہے۔ اگر تیرے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعاوی و الہامات میں صادق ہیں اور جھوٹے نہیں۔ اور میں ان کے جھٹلانے اور تکذیب کرنے میں ناحق پر ہوں تو مجھ پر ان کی تکذیب اور ناحق مقابلہ کی وجہ سے ایک سال کے اندر موت وارد کر یا کسی ایسے غضبناک و عبرتناک عذاب میں مبتلا کر کہ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا۔ اور حق و راستی کا مقابلہ کر رہا تھا۔ جس کی پاداش میں خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ سزا مجھے ملی ہے۔ آمین ثم آمین

العبد

(دستخط) بقلم خود محمد عمر ولد محمد امین قوم قریشی شیخوپورہ حال وارد کنری سندھ ۱۱/۴۵

مؤکد بعذاب حلف کا نتیجہ

مذکورہ بالا الفاظ حلف سے ظاہر ہے کہ مولوی محمد عمر صاحب شیخوپوری نے بمقام کنری (سندھ) ۱۷ نومبر ۱۹۴۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے امام ہونے کی صورت میں اپنے لئے ایک سال کے اندر اندر یہ سزا طلب کی تھی۔ کہ یا تو ان پر موت وارد ہو۔ یا کوئی ایسا عذاب نازل ہو۔ کہ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہو گیا۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مندرجہ بالا حلف اٹھا لینے پر مولوی محمد عمر صاحب کو فوراً موعودہ رقم دے دی گئی۔ اور وہ خوشی خوشی شیخوپورہ چلے گئے۔ لیکن یہ روپیہ تو ان کو صرف مؤکد بعذاب حلف اٹھا لینے کی وجہ سے دیا گیا تھا۔ جس کے لئے سال بھر کی میعاد الٰہی عذاب کے لئے تھی۔ پس ان کی خوشی غلط تھی۔ مگر انہوں نے مشہور یہ کیا کہ گویا وہ یہ روپیہ جیت کر لائے ہیں۔ اس قسم کے بعد ان کی ذلت کے سامان پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ مولوی محمد عمر صاحب انجمن غوثیہ شیخوپورہ کے ملازم تھے۔ اور انکی یہ ڈیوٹی تھی کہ وہ جمعہ بہرحال شیخوپورہ کی جامع مسجد میں پڑھایا کریں لیکن چونکہ باہر جلسوں اور مناظروں پر جانے سے ان کو کافی آمد ہوتی تھی۔ اس لئے وہ جمعہ بھی کبھی کبھی باہر گزار دیتے۔ جو انجمن غوثیہ کو سخت ناگوار تھا۔

اسکے بعد پنجاب اسمبلی کے الیکشن کے دنوں میں مولوی صاحب نے ایک معزز مسلم لیگی ممبر سے اچھا خاصہ ماہانہ معاوضہ حاصل کر کے ان کے حق میں جا کر پروپیگنڈا شروع کیا۔ گویا دونوں طرف سے تنخواہ حاصل کرتے رہے۔ جب انجمن غوثیہ کو اس کا علم ہوا تو اسکے ایک معزز رکن مکرم چوہدری سردار فاضل صاحب کا بیان ہے کہ انجمن کو یہ بات بہت بُری لگی۔ اور انجمن کے ارکان نے انہیں سمجھایا۔ کہ یہ طریق دیانتداری کے سخت خلاف ہے۔ اس سے آپ کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ مگر مولوی صاحب پھر بھی باز نہ آئے۔

انہی ایام میں ایک اور واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اعلان کیا۔ کہ جن لوگوں کے پاس ہزار ہزار روپیہ کے نوٹ ہیں وہ واپس کر کے روپیہ حاصل کر لیں۔ ورنہ فلاں تاریخ کے بعد ان کی کوئی قیمت وصول نہ ہوگی۔ مولوی محمد عمر صاحب کے پاس بھی دو نوٹ تھے۔ وہ ان کو لے کر انجمن غوثیہ کے رکن ڈاکٹر سلیمی صاحب کے پاس گئے۔ اور کہا کہ مہربانی کر کے چوہدری سردار فاضل صاحب کو بھیجکر تحصیلدار صاحب سے دستخط کروا دیجئے۔ تاکہ میں لاہور جا کر روپیہ لے آؤں انہوں نے کہا۔ کہ آپ نوٹ دے جائیں۔ میں آپ کا یہ کام کرا دونگا۔ مگر مولوی صاحب کو ان پر اعتبار نہ آیا۔ اور خود تحصیلدار صاحب کے پاس جا کر دستخط کروا لئے اور روپیہ حاصل کرنے کے لئے لاہور چلے گئے۔ ڈاکٹر سلیمی صاحب نے مولوی صاحب کو لاہور جانے سے قبل کہا۔ کہ پچھلا جمعہ بھی آپ نے نہیں پڑھایا تھا۔ اب تو آپ جمعہ پڑھا کر جائیں۔ مگر مولوی صاحب نے نہ مانا۔ جب مولوی صاحب جمعہ کے وقت تک واپس نہ آئے تو لوگوں نے ایک نابینا حافظ قرآن مسمی اللہ دتا صاحب سے جمعہ پڑھوا لیا۔ اور جب مولوی محمد عمر صاحب واپس شیخوپورہ گئے تو ڈاکٹر سلیمی صاحب کو ازراہ تمسخر کہا "ہن تاں احراریاں کولوں جمعہ پڑھاں لگ گئے ہو نہ" یعنی اب تو آپ احراریوں سے جمعہ پڑھانے لگ گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب جو پہلے ہی مولوی صاحب کے رویہ سے غصہ میں بھرے تھے مولوی صاحب کے طنزیہ کلام کو سنکر آل پیلے ہو گئے۔ اور آپس میں تکرار شروع ہو گئی۔ یہاں تک کہ مولوی محمد عمر صاحب شیخوپوری کو انجمن غوثیہ کی ملازمت سے مستعفی ہو کر اچھرہ (لاہور) میں سکونت اختیار کرنا پڑی۔ گویا ملازمت تو یوں گئی۔ اور الیکشن ختم ہونے کی وجہ سے دوسری آمد بھی بند ہو گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن کے بعد خدائے قہار نے مولوی محمد عمر صاحب کو موکد بعذاب حلف کی میعاد کے اندر اندر یعنی ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء کو مرض گنٹھیا میں مبتلا کر دیا۔ کہ جس میں انسانی ہاتھوں کا قطعاً کوئی دخل نہیں اور جو خدا تعالےٰ کی طرف سے امام زمانہ کے خلاف جھوٹی قسم کھانے کی عبرتناک سزا تھی۔ چنانچہ فروری۔ مارچ اپریل۔ مئی بلکہ جون تک مولوی محمد عمر صاحب رات۔ دن چارپائی پر ہی گزارتے رہے۔ حتیٰ کہ پیشاب پاخانہ کے لئے بھی نیچے نہیں اتر سکتے تھے۔

جب اس بات کا علم جماعت احمدیہ کے مبلغ مکرم جناب شیخ عبدالقادر صاحب مقیم لاہور کو ہوا۔ تو انہوں نے ایک دوست کو مولوی صاحب کی بیماری کے حالات ان کے گھر سے معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ مولوی صاحب کی بیوی نے بتایا۔ کہ چار ماہ ان کے اس مصیبت اور تکلیف میں گزرے ہیں۔ کہ ہمیں ہرگز ان کے بچ نکلنے کی امید نہیں تھی۔ ہر روز ہمیں ان کے آخری وقت کا خطرہ رہتا تھا۔ اور مولوی صاحب بھی بالکل خاموش ہی رہتے تھے۔ حتیٰ کہ بالکل ہڈیوں کا پنجرہ رہ گئے۔ پھر خدا نے رحم کیا۔ اور کچھ افاقہ ہوا۔ تو وہ حج کے ارادہ سے گھر سے چلے گئے۔ اس شخص نے کہا کہ آپ یہ حالات لکھ دیں۔ ان کی بیوی نے کہا۔ کہ میں تو لکھنا نہیں جانتی۔ البتہ اپنی بڑی لڑکی کو ہمراہ کیا۔ کہ یہ لکھوا دیگی۔ چنانچہ مولوی محمد عمر صاحب شیخوپوری کی لڑکی نے مندرجہ ذیل حالات لکھوائے۔ جن پر بعض معززین محلہ کی گواہیاں بھی ثبت ہیں:۔

لاہور ۷۸۶

30th. Aug-46

عرض خدمت ہے۔ کہ قبلہ مولانا محمد عمر صاحب عرصہ چار ماہ یعنی فروری ۱۹۴۶ء سے لابرمنہ درد گنٹھیا مبتلا ہو گئے تھے۔ اور یہ درد فروری سے لیکر جون تک ہوتی رہی۔ اس کے بعد بھی قدرے جاری رہی۔ چار ماہ تک بالکل چارپائی پر ہی لیٹے رہے۔ وہ کروٹ بھی نہیں لے سکتے تھے۔ پیشاب وغیرہ بھی چارپائی پر ہی کرتے رہے۔ اٹھنے کی طاقت نہ تھی۔ گویا دوبارہ زندگی حاصل کی۔ پھر ذرا ذرا جب آرام ہوا تو حج مبارک کا ارادہ ہو گیا۔ اور ماہ رمضان المبارک سے پیشتر ہی تکلیف میں ہی روانہ ہو گئے۔"

"یہ تمام ماجرا ہمارے روبرو ہوا ہے"

(دستخط بحروف انگریزی) شیخ رستم الٰہی ایم اے

(دستخط بحروف انگریزی) محمد نصیر الدین

ایم۔اے ۱۸۔ نور پور اچھرہ لاہور

(دستخط) نورالدین تعلیم خود۔ (دستخط) سردار محمد حکیم

(دستخط بحروف انگریزی) رحمت اللہ شیخ

ریٹائرڈ ۳۰/۸/۴۶"

ناظرین! ان حقائق و واقعات سے آپ پر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ بلاشبہ احمدیت خدا تعالےٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ کہ جس کی وہ نہ صرف رویا و کشوف اور الہامات کے ذریعہ تصدیق کر رہا اور اسے دن بدن ترقی دے کر اکناف عالم میں پھیلا رہا ہے۔ بلکہ اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اپنی غیرت کا بھی مظاہرہ فرماتا رہتا ہے۔ جیسا کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو موکد بعذاب قسم کے ساتھ کافر و دجال کہنے والے مولوی محمد عمر صاحب شیخوپوری کو ان کی قسم کے عین مطابق اور میعاد کے اندر اندر عبرتناک عذاب کا نشانہ بنا دیا۔ یہاں تک کہ وہ نہ صرف ناجائز طور پر روپیہ کمانے کے مجرم ثابت ہونے پر اپنی ملازمت کو کھو بیٹھے۔ بلکہ اس سخت قحط سالی و شدید مہنگائی کے ایام میں اللہ تعالےٰ نے ان کو گنٹھیا جیسی شدید بیماری کا شکار بنا کر جس میں کسی انسانی ہاتھ کا قطعاً کوئی دخل نہ تھا۔ اور جسے انہوں نے خود اپنے جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صادق امام ہونے کی صورت میں طلب کیا تھا۔ ان کے اپنے مطلوبہ فیصلہ کے مطابق ان پر احمدیت کی سچائی کی حجت پوری کر دی ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا حالات جو مولوی محمد عمر صاحب شیخوپوری کو ان کی موکد بعذاب قسم کے بعد اور سال کے اندر اندر پیش آئے۔ وہ خدا تعالےٰ کی گرفت کا ایک کھلا کھلا اور روشن ثبوت ہیں۔

ہم یہ نشانات دیگر متلاشیان حق کے لئے عموماً اور سندھی مسلمانوں کے لئے خصوصاً اس لئے شائع کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اور خدا تعالےٰ کے بھیجے ہوئے امام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود و مہدی معہود برحق تسلیم کر کے اسلام کی تبلیغ میں کوشاں ہوں۔ کیونکہ ؎

جب کھل گئی سچائی پھر اسکو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ ہدیٰ یہی ہے

(خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل مبلغ نرمل (کرناٹک))

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت
اور
مولوی محمد علی صاحب کا حلف

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعویٰ نبوت کے متعلق ایک حلفی بیان میں فرماتے ہیں:۔

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

اس کے مقابل میں جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے اپنا یہ حلفی بیان شائع کیا ہے کہ

"میں محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور اس بات پر حلف اٹھاتا ہوں۔ کہ میرا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مجدد اور مسیح موعود ہیں۔ مگر نبی نہیں۔"

(اخبار پیغام صلح ۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء)

امیر غیر مبایعین کا یہ حلفی بیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حلفی بیان سے بالکل مخالف اور متضاد ہے۔ جہاں آپ خدا کی قسم کھا کر بیان فرماتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے نبی بنایا ہے۔ وہاں مولوی صاحب اس بات پر قسم کھاتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نبی نہیں ہیں۔ کتنی حیرت انگیز اور افسوسناک بات ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو مجدد بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور مسیح موعود بھی مانتے ہیں۔ لیکن حضور علیہ السلام جس دعویٰ کے متعلق حلف اٹھاتے ہیں۔ اور بار بار لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اسے مولوی صاحب تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے مقابل میں حلفی بیان سے اس کی تردید کرتے ہیں۔ اہل انصاف غور فرمائیں۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو مجدد اور مسیح موعود ماننا اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ آپ کے حلفی بیان کو رد کیا جائے۔ اور علانیہ طور پر اسکی تردید کی جائے (والعیاذ باللہ) اس قسم کی تردید کرنے والا ان کبھی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مصدقین کی صف میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا۔

خاکسار ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل قادیان

صداقت کی تلاش

کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کہ دنیا کی تمام صداقتیں اس کو معلوم ہو چکی ہیں اور اس کے بعد اور کوئی صداقت دنیا میں باقی نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سچی بات مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے۔ جہاں بھی اسکو ملے پالے۔ حقیقتاً یہ ایک عالمگیر اصل ہے۔ اور کوئی عقلمند اس اصل سے انکار نہیں کر سکتا۔ ہر مذہب اپنے اندر خوبیاں بھی رکھتا ہے۔ ہم مسلمانوں کا دعویٰ ہے۔ کہ اسلام ہی عالمگیر اور انسانی فطرت کا مذہب ہے۔ جس کی بنیاد کلی اصولوں پر ہے۔ مگر بعض لوگ اسلامی تعلیم سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اسکی صداقتوں سے محروم ہیں۔ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کے ماتحت جہاں مختلف زبانوں میں ہزاروں روپے کا لٹریچر ہر سال شائع ہو رہا ہے۔ وہاں ہندی دان پبلک کے مطالعہ کے لئے ہندی میں "درشن سندیش" ماہوار رسالہ ٹریکٹ جاری کیا گیا ہے۔ جس کا پہلا نمبر ۶۰ صفحہ کا شائع ہو کر تقسیم ہو رہا ہے۔ دوسرا نمبر اتنے ہی حجم کا انشاء اللہ عنقریب شائع ہوگا۔ صداقت کے متلاشی

(نظارت دعوت و تبلیغ قادیان) منیجر درشن سندیش
ہندی ماہوار رسالہ برائے تبلیغ و تعلیم ہندی دان پبلک کے مطالعہ کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ قیمت عرف ۳ روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سفر کشمیر

(تقریر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء)

(۵)

لگاتار سُنتا رہا کہ جس پیشگوئی کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے اس کے یہ الفاظ ہیں "میتا لاکھوں مربیوں کا پیشوا ہوگا جیسا کہ میں اب سینکڑوں کا ہوں" حضور اس لفظ میتا کی تشریح میں فرماتے ہیں "اس جگہ یاد رہے کہ جو لفظ عبرانی زبان میں مسیحا ہے وہی پالی زبان میں تبدیل کر کے بولا گیا ہے۔ یہ تو ایک معمولی بات ہے کہ جب ایک زبان کا لفظ دوسری زبان میں آجاتا ہے۔ تو اس میں کچھ تغیر آجاتا ہے ..... ع جو انگریزی میں ہے کی آواز رکھتا ہے۔ فارسی اور عربی زبانوں میں ش ہو جاتا ہے۔ یعنی پڑھنے میں ش یا س کی آواز دیتا ہے۔ ان تغیرات پر نظر رکھ کر ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ مسیحا کا لفظ پالی زبان میں آکر میتا بن گیا۔ یعنی وہ آنے والا میتا جس کی بدھ نے پیشگوئی کی تھی۔ وہ درحقیقت مسیح ہے اور کوئی نہیں۔ اور اس بات پر بڑا پختہ قرینہ یہ ہے کہ جس مذہب کی اس نے بنیاد رکھی ہے وہ زمین پر پانسو برس سے زیادہ قائم نہیں ہوگا۔ اور جس وقت ان تعلیموں اور اصولوں کا زوال ہوگا تب میتا اس ملک میں آکر دوبارہ ان اخلاقی تعلیموں کو دنیا میں قائم کرے گا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح پانچسو برس بعد بدھ کے ہوئے ہیں۔ اور جیسا کہ بدھ نے اپنے مذہب کے زوال کی مدت مقرر تھی۔ ایسا ہی اس وقت بدھ کا مذہب زوال کی حالت میں تھا تب مسیح نے صلیب کے واقعہ سے نجات پاکر اس ملک کی طرف سفر کیا اور بدھ مذہب والے انکو شناخت کر کے بڑی تعظیم سے پیش آئے اور اس میں کوئی بھی شک نہیں کر سکتا کہ وہ اخلاقی تعلیمیں اور روحانی طریقے جو بدھ نے قائم کئے تھے حضرت مسیح کی تعلیم نے دوبارہ دنیا میں ان کو جنم دیا۔ عیسائی مؤرخ اس بات کو مانتے ہیں کہ انجیل کی پہاڑی تعلیم اور دوسرے حصوں کی تعلیم جو اخلاقی امور پر مبنی ہے یہ تمام تعلیم وہی ہے جس کو گوتم بدھ حضرت مسیح سے پانچ سو برس پہلے دنیا میں رائج کر چکا تھا۔"

(۹، کتاب "مسیح ہندوستان میں")

حضور کے اس تفصیلی بیان سے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے کہ بنی اسرائیل کی ان بکھری ہوئی بھیڑوں کے لئے اپنے "بھگوا مسیحی" کو قبول کرنے میں کبھوں کوئی دقت محسوس نہیں ہوئی۔ گو تم بدھ جسے اس آنے والے موعود کو بھگوا میتا یعنی سفید رنگ والا مسیحا کے نام بتا کر اس کے حلیہ تک کی تعیین کر دی تھی۔ اس نے ان بنی اسرائیلی اقوام کو جو بدھ کی تعلیم کے پیرو تھے مسیح ناصری کو قبول کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ اور پھر اس کے علاوہ سہولت و آسانی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پر کان دھرا۔ اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ حضرت عیسیٰ نے ان قوموں کو آپ کے استقبال کے لئے پورے طور پر تیار کر دیا تھا۔ اور ان کی منادی کی غرض و غایت بھی یہی تھی کہ قائم ہونے والی آسمانی بادشاہت اور روح حق کا پیغام بنی اسرائیل کی اقوام کو کیا جائے تا وہ اس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔

بدھ مذہب کی ان کتابوں میں سفید رنگ مسیحا کے مبعوث ہونے کا جو ذکر بطور پیشگوئی کے پایا جاتا ہے اس کے علاوہ ان کی کتابوں سے کسی مشی حا یا مشیح اور روحوتا نامی بدھ یعنی یشوع یا یشوعہ باللہ کے وجود کا بھی پتہ چلتا ہے الفاظ میشی مشی۔ جو۔ یا مشیح یا راحوتا جو اپنی ترکیب میں عبرانی الفاظ ہیں درحقیقت مسیح روح اللہ کا نام ہے جس کتاب میں اس نام کے بدھ کا ذکر پایا جاتا ہے وہ تبت سے حاصل ہوئی۔ اور ساتویں صدی عیسوی کی لکھی ہوئی ہے۔ یہ کتاب آئی سنگ چینی سیاح کی تصنیف ہے۔

ایسا ہی بدھ مذہب کی کتابوں میں یسانامی بدھ کا بھی ذکر پایا جاتا ہے۔ جو دراصل یسوع کا نام ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں کتاب "مسیح ہندوستان میں" صفحہ ۴۰۶)

ان قدیم تحریری شہادتوں کے علاوہ ایک نہایت ہی زبردست شہادت جو بنہ ملنے والی شہادت ہے یوزآسف نبی نام کی قبر کا وجود ہے جو سری نگر محلہ خان یار میں واقع ہے۔ لفظ یوز وہی یسوع ہے جسے قیصی شاعر نے اپنے قصیدہ الٰہی نامہ میں آسے کے نام سے تو یوذ کر ستو کہتے ہوئے یوذ کے نام کو کوالیفائڈ یعنی حضرت مسیح کے نام کے لئے استعمال کیا ہے۔ لفظ آسف کے معنی جمع کرنیوالا یہ لفظ بھی عبرانی ہے اور حضرت عیسیٰ کا ایک مشہور لقب ہے اور یہ لقب آپ کا اس لئے رکھا گیا کہ آپ کے ذریعہ سے بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کا اکٹھا کیا جانا تھا۔ اور اسی غرض سے آپ نے فلسطین کے یہودیوں سے مایوس ہو کر گلیل کے پہاڑوں میں اپنے تبلیغی سفر کا پروگرام طے کیا۔ دمشق میں یہودیوں کے خاتمہ پاشا (مذہبی سردار) کے پاس میں اور مروی جلال الدین صاحب شمس تبلیغ کی غرض سے گئے تو آسف کے معنے ان سے دریافت کئے۔ انہوں نے عبرانی لغت کی کتاب نکال کر اس کے اشتقاق اور معانی دیکھے۔ اور ہمیں بتلایا کہ اس لفظ کے بہت سے معانی ہیں اور ان میں جمع کرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ جمع کرنیوالی جگہ کو بھی آسف کہتے ہیں۔ اور اس شخص کو بھی آسف کہہ سکتے ہیں جس کے ذریعہ سے لوگ جمع ہوں۔ یوز آسف نبی کی قبر کا ان بنی اسرائیلی اقوام کے درمیان موجود ہونا جنکی زبردست اور نہ ٹلنے والی تاریخی شہادت ہے کہ جس نے حضرت عیسیٰ کے اس مہتم بالشان تبلیغی سفر کی آخری منزل کا ٹھیک ٹھیک پتہ دیدیا ہے سری نگر کا مقام ہی وہ فرودگاہ ہے۔ جہاں حضرت عیسیٰ نے ہمیشہ کیلئے آخری ڈیرہ ڈالا۔ اور سری نگر کی پہاڑی ہی وہ ٹیلہ ہے جسے عالم الغیب خدا کی معجزہ نما کتاب قرآن مجید نے الی ربوۃ ذات قرار و معین کے الفاظ سے معین فرمایا ہے دمشق میں جس پہاڑی کو ربوہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے وہاں قیام فرمایا۔ وہ بیشک آپ کی عارضی قیام گاہ ہو سکتی ہے۔ وہاں بھی چشمے جاری ہیں۔

درخواست دعا

عزیزم حمید اللہ خانصاحب پسر شمشاد علی صاحب مرحوم ماڈل اٹلانٹن لاہور میں بہت بیمار ہیں۔ احباب انکی صحت کاملہ کے واسطے دعائیں کر کے مشکور فرمائیں۔ مفتی محمد صادق قادیان

قرص افسنتین

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ یہ دوا مندرجہ ذیل عوارض میں بکثرت استعمال فرماتے تھے۔

بھوک کم لگنا۔ جگر خراب ہونا۔ نیند نہ آنا۔ مالیخولیا وہم۔ تبخیر معدہ۔ ڈر۔ شک۔ پراگندہ خیالات وغیرہ وغیرہ

قرص افسنتین مندرجہ بالا عوارض یا ان میں سے کسی ایک عارضہ میں بے حد مفید ثابت ہوئی ہے۔ ہر ایک مزاج کے موافق ہے۔

قیمت یکصد قرص چار روپے

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ نورالدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر وہ حضرت مسیح کے لئے ذات قرار دالی قرارگاہ نہیں بنی۔ کیونکہ اُس میں جو قرار آپ نے کیا وہ وقتی تھا۔ یہودیوں کے مقابلہ کیلئے جیسے وہ قیام گاہ آپ کو آخیر کار چھوڑنی پڑی۔ قرآن مجید نے جس رنگ میں اسے ذات قرار بتایا ہے۔ اس کے متعلق اُوینٰھما الخ کہ وہاں ہم نے مسیح اور اُس کی والدہ کو پناہ دی۔ حضرت مسیحؑ کو جو قریت سر سبز و دلفریب دیہہ پر حاصل ہوئی۔ اور جو عزت و شہرت وہاں ان کو ملی۔ وہ درحقیقت اُوینٰھما کا صحیح مصداق ہے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی ساری قدریں جو وہاں اُس کے اردگرد کے پہاڑوں میں آباد تھیں۔ وہ آپ پر ایمان لائیں اور آپ کو نبی کے نام سے ملقب کیا۔ اور اُن کو ہر طرح کی حمد ستائش سے نوازا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "اور قرآن شریف میں ایک یہ بھی آیت مسیح کے حق میں ہے۔ وجیھا فی الدنیا والاٰخرۃ ومن المقربین جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ دنیا میں بھی مسیح کو اُس کی قدر کی وجاہت یعنی عزت اور مرتبہ اور عام لوگوں کی نظر میں عظمت اور بزرگی ملنی اور آخرت میں بھی۔ اب ظاہر ہے کہ حضرت مسیح نے نہ سیزر دوس اور پلاطوس کے ملاقات میں کوئی عزت نہیں پائی۔ بلکہ غایت درجہ کی تحقیر کی گئی اور یہ خیال کہ دنیا میں پھر آکر عزت اور بزرگی پائینگے یہ ایک بے اصل وہم ہے جو نہ صرف خدا تعالیٰ کی کتابوں کے منشا کے مخالف بلکہ اُس کے قدیم قانون سے بھی مغائر اور مبائن اور پھر ایک بے ثبوت امر ہے۔ مگر واقعی اور سچی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اس بدبخت قوم کے ہاتھ سے سخت بیکار جب پنجاب کو ہی نشر لیف آوری سے فخر بخشا اور اس ملک میں خدا تعالیٰ نے اُن کو بہت عزت دی۔ اور بنی اسرائیل کی وہ دس قومیں جو گم تھیں اس جگہ آکر اُن کو مل گئیں۔ مسیح بمقدمات دین میں صف اوّل پر وہ حقیقی بناہ ہے جس کا ذکر اُوینٰھما کے الفاظ سے قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ رشتہ الاربوہ سرسبز و دلفریب کے بالمقابل ذات قرار و معین کے مفہوم کے پیش نظر اپنے چشموں اور آرامو کے لحاظ سے نہ حقیقی پناہ گاہوں کے لحاظ سے کوئی حیثیت و اہمیت رکھتا ہے پناہ گاہ اور قرارگاہ ہونے میں ان دونوں کے درمیان وہی نسبت ہے جو دمشق کے ٹیلے کو ہمالیہ پربت سے۔

یہ امر کہ پورا آصف نبی نام جو طبرانی زبان کا نام ہے۔ حضرت عیسیٰ کا ہی ہے۔ اور کسی بنی اسرائیلی نبی کا نہیں مظاہر ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل میں سے آئے یسوع مسیح ناصری کے سوا کسی نبی کا نام یوز مشہور نہیں ہوا ان دو کے سوا کسی کو یوز کا لقب ان کے سوا کسی کو دیا گیا۔ اور نہ وہ عظیم الشان معجزہ تبلیغی مہم جو تلمیذ مسیح میں بڑی اہمیت رکھنے والی ہم ہے۔ نتیجہ خیز صورت میں ہوا من بنی اسرائیل کے درمیان اُن کی روحانی اصلاح اور ایک ہی مذہب و ملت پر جمع ہونے کے لحاظ سے سوائے مسیح ناصری نبی کے کسی اور نبی کے ہاتھ سے حیرت انگیز طریق پر میسر نہیں آئی۔

وصیتیں

وصایا خفیہ رکھے جاتے ہیں۔ اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کر دے (ایڈیٹر الفضل)

۹۸۶۲ منکہ عبد الحکیم خان ولد چوہدری شادت علی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ طبابت عمر ۳۴ سال سکنہ پسرور ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ حال وارد ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد جو منقولہ و غیر منقولہ جس کی تفصیل بعد میں دی جائیگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ موجودہ جائداد کے علاوہ اگر کوئی دوسری جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع دوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰۰/- روپے ہے۔ میں تخمینًا اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا جو جائداد کی ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المعید۔ غلام احمد لقلیم خود موصی گواہ شد محمد اللہ خان ایڈووکیٹ لاہور۔ گواہ شد محمد اکرم خان چوہدری ۱۱۷

۹۸۸۱ منکہ نیر زوجہ بیگم زوجہ مفضل شاہ صاحب قوم سید عمر ۴۲ سال سکنہ ۱۹۳۶ ساکن چک ۱۱۶ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے کنظہ ۱/۲ ۳ تولے جھمکی ۳ تولے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ خاوند کی طرف سے میہر ۱۰۰۰/- روپے مقرر تھا جو کہ مجھے وصول ہو چکا ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اگر میرے صلبہ سے میری کوئی اور جائداد بایں صورت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی بالفعلہ فیروزہ بیگم موصیہ تقلیم خود۔ گواہ شد۔ محمد اسلام الدین انجمن احمدیہ بلی ماماں دہلی گواہ شد فضل شاہ خاوند موصیہ ۵۳ پوسٹنگ سیکشن انجینئرز ان چیف برانچ جنرل ریڈکوارٹرز نئی دہلی۔

۹۷۳۸ منکہ علیمہ بی بی زوجہ عبد الستار صاحب قوم احمدی عمر ۳۰ سال سکنہ ۱۹۱۶ ساکن موضع پنگال ڈاکخانہ تگڑیا ضلع شکک صوبہ اڈیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات نقرئی ۲۰۰ تولہ نقد زیورات طلائی دس روپیہ نقد مبلغ ۵/- اور مہر مرد خاوند ۱۵۰ روپے میں اس کے دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الاستہ۔ نشان انگوٹھا طاہرن بی بی موصیہ گواہ شد محمد اکرم علی ولد ہیرا گواہ شد۔ محمد مظفر علی۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

۹۷۴۷ منکہ طاہرن بی بی زوجہ محمد فرقان علی صاحب قوم شیخ عمر ۳۰ سال سکنہ ۱۹۳۶ ساکن موضع پنگال ڈاکخانہ تگڑیا ضلع شکک صوبہ اڈیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی ۱۵۰ تولہ نقد ۲۰۰/- روپے اور مہر مرد خاوند ۵۰۰/- روپے ہے۔ اس کے دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الاستہ۔ نشان انگوٹھا طاہرن بی بی موصیہ گواہ شد۔ محمد اکرم علی سکرٹری مال حلقہ ڈلیسہ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد۔ عبد الستار خاوند موصیہ گواہ شد محمد مظفر علی

۹۷۶۲ منکہ مظہور بی بی زوجہ محمد قادر بخش صاحب مرحوم قوم شیخ عمر ۳۰ سال سکنہ ۱۹۱۶ ساکن موضع پنگال ڈاکخانہ تگڑیا ضلع شکک صوبہ اڈیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی ۱۵۰ تولہ نقد ۲۰۰/- روپے اور مہر مرد خاوند ۵۰۰/- روپے ہے۔ اس کے دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الاستہ۔ نشان انگوٹھا طاہرن بی بی موصیہ گواہ شد۔ محمد اکرم علی سکرٹری مال حلقہ ڈلیسہ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد۔ عبد الستار خاوند موصیہ گواہ شد محمد مظفر علی

۹۷۴۸ منکہ طاہرن خاتون زوجہ ماسٹر قمر علی صاحب قوم شیخ عمر ۲۵ سال سکنہ ۱۹۱۶ ساکن موضع پنگال ڈاکخانہ تگڑیا ضلع شکک صوبہ اڈیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی ۱۵۰ تولہ نقد ۲۰۰/- روپے اور مہر مرد خاوند ۵۰۰/- روپے ہے۔ اس کے دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الاستہ۔ نشان انگوٹھا طاہرن بی بی موصیہ گواہ شد۔ محمد اکرم علی سکرٹری مال حلقہ ڈلیسہ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد۔ محمد فرقان خاوند موصیہ

۹۸۶۳ منکہ عبد الحکیم خان ولد چوہدری شادت علی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ طبابت عمر ۳۴ سال سکنہ پسرور ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ حال وارد ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ جس کی تفصیل بعد میں دی جائیگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ موجودہ جائداد کے علاوہ اگر کوئی دوسری جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع دوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰۰/- روپے ہے۔ میں تخمینًا اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا جو جائداد کی ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المعید۔ غلام احمد لقلیم خود موصی گواہ شد۔ میاں بخش ولد ہوی ۳۶۹۴ گواہ شد عبید اللہ خان موصیہ ۱۔

۹۸۷۴ منکہ غلام محمد لقلیم خود ولد چوہدری عنایت خان صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت فوج عمر ۳۰ سال سکنہ احمدی ساکن موضع دولت پور ڈاکخانہ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی ۱۵۰ تولہ نقد ۲۰۰/- روپے اور مہر مرد خاوند ۵۰۰/- روپے ہے۔ اس کے دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الاستہ۔ نشان انگوٹھا طاہرن بی بی موصیہ گواہ شد۔ محمد اکرم علی سکرٹری مال حلقہ ڈلیسہ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد۔ عبد الستار خاوند موصیہ گواہ شد محمد مظفر علی

۹۷۶۲ منکہ مظہور بی بی زوجہ محمد قادر بخش صاحب مرحوم قوم شیخ عمر ۳۰ سال سکنہ ۱۹۱۶ ساکن موضع پنگال ڈاکخانہ تگڑیا ضلع شکک صوبہ اڈیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی ۱۵۰ تولہ نقد ۲۰۰/- روپے اور مہر مرد خاوند ۵۰۰/- روپے ہے۔ اس کے دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الاستہ۔ نشان انگوٹھا طاہرن بی بی موصیہ گواہ شد۔ محمد اکرم علی سکرٹری مال حلقہ ڈلیسہ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد۔ عبد الستار خاوند موصیہ گواہ شد محمد مظفر علی

مکانات نہیں دوکانات

ایک نفع بخش سودا کے متعلق ان سے، الفضل ۲۹/۱۰/۴۶ میں جو اشتہار شائع ہوا ہے۔ اس میں مکانات غلطی سے لکھا گیا۔ دراصل دوکانات ہیں:

(ج۔ س بحوالہ مینیجر الفضل۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فنانشل ایڈوائزر اینڈ چیف اکاؤنٹس آفیسر

انڈین سٹیٹ ریلویز کا مطالبہ

جناب ڈپٹی جنرل منیجر صاحب او۔ ٹی ریلوے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں آپ کی سونے کی گولیوں کا مجسم اشتہار بن گیا ہوں۔ مسٹر راما آئر چیف فنانشل ایڈوائزر کو ایک ہفتہ کا کورس بطور نمونہ دیا گیا تھا۔ انہیں بے حد فائدہ ہوا ایک ماہ کا کورس ان کے لئے جلد بھیجدیں،،

سونے کی گولیاں زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط کر دیتی ہیں۔ دو ہفتہ کورس ساڑھے سات روپے۔ ایک ماہ کورس چودہ روپے

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

راہوں ضلع جالندھر میں صدر انجمن احمدیہ کا قطعہ فروخت ہو رہا ہے

راہوں ضلع جالندھر میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا بارانی رقبہ ۶۹ کنال ۱۳ مرلے جس کے نمبرات وغیرہ ۳۱۱۷ و ۳۱۲۹ ہیں قابل فروخت ہے اور ایک صاحب اس کی قیمت مبلغ -/۵۰۰۰ روپے اور اخراجات رجسٹری وغیرہ پیش کرتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب اس رقبہ کی زیادہ قیمت دے یا دلا سکتے ہوں تو پندرہ دن کے اندر اندر یعنی ۲۲/۲ کی شام تک دفتر جائداد میں اطلاع کر دیں۔ والا یہ جائداد مندرجہ بالا قیمت پر فروخت کر دی جاوے گی۔ ۶/۲

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

اعلان ضروری

میرا لڑکا حمید احمد سخت نافرمان اور آوارہ ہے۔ کئی بار مالی نقصان پہنچا چکا ہے۔ ان حالات سے مجبور ہو کر میں اعلان کرتا ہوں کہ آج سے اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ وہ میری جائداد یا کسی چیز میں سے حصہ لینے کا حق رکھتا ہے۔ میں اسے کلیتہً عاق کرتا ہوں اور اس کی حرکات سے بیزاری کا اظہار

غلام محمد راجپوت احمدی قادیان

زد جام عشق

دواخانہ محافظ صحت کی اصل جزار سے تیار کردہ گولیاں زد جام عشق بیحد مقوی اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بہت مفید ہیں۔

قیمت مکمل کورس برائے ایک ماہ ۱۱ روپے

ملنے کا پتہ

محمد عبداللہ جان عطاء الرحمن

دواخانہ محافظ صحت۔ قادیان

WHERE DID GESUS DIE?

عیسےٰ کہاں فوت ہوئے؟

بعض احباب کی خواہش پر ہم نے یہ انگریزی رسالہ لنڈن سے منگوا دیا ہے۔ قیمت معہ ڈاک خرچ دو روپیہ عہ

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

قادیان کو مذہبی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے ــــ اور

سام ٹارچ کو

صنعتی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے جو سام روزٹ اینڈ کمپنی قادیان

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے مادہ سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دیجائے۔ قوان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالےٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت بکھد قرص عہ اور پچاس قرص عہ شفائی درجن عہ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

فوری ضرورت

ایک تجربہ کار نکل کے کام کے ماہر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی خواہشمند اپنی درخواست معہ اپنا سرٹیفکیٹ کارگردگی کے بھجوائیں۔ یا خود آکر ملیں۔

منیجر۔ پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

روپ سنوار کریم

چھائیوں کیلوں دھبات اور بدنما داغوں کا کامیاب علاج قیمت عہ فی شیشی

رشک چمن سینٹ

دلکش و مفرح خوشبو نیز ہر قسم کے عطر حاصل کریں۔ قیمت فی تولہ اول درجہ ۱۰ روپے دوم درجہ ۵/ روپے

حمیدیہ فارمیسی قادیان

پیرس کولڈ کریم

جلد ملائم اور خوبصورتی رکھنے کیلئے بہترین چیز ہے قیمت ۱۲ انچیس اور ڈیلرز

ریشمی بنارسی اور شہری لنگیاں خریدنے کیلئے بٹالہ ہاؤس امرتسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۶ فروری۔ آج بہت سے مسلمان طلباء نے اسمبلی چیمبر کے سامنے مسٹر حسن شہید سہروردی وزیر اعظم بنگال کے خلاف مظاہرہ کیا اور ان سے مطالبہ کیا کہ گاندھی جی کو نواکھلی اور تیپرہ کے اضلاع میں دورہ کرنے کی ممانعت کر دی جائے۔ مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے پولیس بلائی گئی جس نے لاٹھی چارج کی ایک سو طلباء کو اس سلسلے میں گرفتار کر لیا گیا۔

بڑودہ ۶ فروری۔ ریاست بڑودہ کے دیوان دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں آپ دستور ساز اسمبلی میں بڑودہ کے نمائندوں کی شرکت کے سلسلے میں برطانوی ہند کی بات چیت کرنے والی کمیٹی سے براہ راست گفت و شنید کریں گے۔

لاہور ۶ فروری۔ حکومت پنجاب نے آج سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ صوبے کے طول و عرض میں مسلم لیگ کی طرف سے جاری کردہ قانون شکنی کی مہم جاری ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں لاہور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ راولپنڈی۔ گجرات جہلم۔ ملتان وغیرہ مقامات میں جلسے کئے گئے اور جلوس نکالے گئے۔ متعدد گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ جن میں اکثر کو بعد میں رہا کر دیا گیا۔

کلکتہ ۶ فروری۔ بنگال ٹریڈ یونین کے زیر اہتمام تیرہ لاکھ مزدوروں نے دفعہ ۱۴۴ کے خلاف بطور احتجاج پر امن ہڑتال کی۔ کوئی گرفتاری اس سلسلے میں عمل میں نہیں آئی

بیت المقدس ۶ فروری۔ برطانوی فوجوں نے ایک نیا دفاعی رقبہ قائم کیا ہے۔ اس رقبہ کے تمام یہودیوں کو گھروں سے نکل جانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ برطانوی بچوں اور عورتوں کو فلسطین سے نکالنے کا سلسلہ تیزی کے ساتھ جاری ہے۔

برلن ۶ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ میلاد النبی کے جلوس کی تقریب پر خشت باری کی گئی۔ اس کی وجہ سے چھ اشخاص مجروح ہو گئے۔ اب صورت حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔

دہلی ۶ فروری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ایشیائی ممالک کی کانفرنس ۲۳ مارچ کو دہلی میں شروع ہو گی۔

لاہور ۶ فروری۔ پنجاب کانگرس اسمبلی پارٹی اسمبلی میں چھوت چھات کو جڑ سے اور جہیز پر پابندی عائد کرنے کے لئے ایک بل پیش کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۶ فروری۔ سینٹرل اسمبلی کے اجلاس میں سوالوں کے دوران میں بتایا گیا کہ ہندوستان کے طول و عرض میں ڈاک خانوں کی سہولتوں کو توسیع دینے کے لئے ایک سکیم تیار کی گئی ہے سب سے پہلے دیہات میں ڈاک خانہ کی سہولتیں مہیا کرنے کی طرف توجہ کی جائے گی۔ سوالات کے بعد غیر سرکاری تحریکیں پیش ہوئیں سب سے پہلے مسٹر سری پرکاش نے ایک تحریک پیش کی جس کا مقصد ملک کی صنعت کو غیر ملکی رشہ سے محفوظ رکھنا تھا۔ آپ نے کہا ہندوستان کی سیاسی آزادی کے ساتھ ساتھ ہندوستانی صنعت کو بھی غیر ملکی غلامی سے بچانے کے لئے مناسب کارروائی کرنے کی ضرورت ہے

نئی دہلی ۷ فروری۔ آئین ساز اسمبلی میں شرکت کے لئے ریاستی نمائندوں کی کمیٹی کا ایک غیر رسمی اجلاس ہوا۔ ایوان وائسرائے ریاست کے چانسلر نواب صاحب بھوپال نے اس کی صدارت کی۔

گجرات ۶ فروری۔ مسلم لیگ کی مہم کے سلسلے میں مسلمانوں نے ایک جلوس نکالا۔ اور مظاہرہ کیا۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ مظاہرین نے پولیس پر خشت باری کی جس کی وجہ سے ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے سر پر چوٹ آئی۔ بالآخر پولیس نے گول چلا کر ہجوم کو منتشر کیا۔ متعدد اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔ گذشتہ دنوں جو لوگ جو اس سلسلے میں گرفتار ہوئے تھے۔ انہیں ایک ماہ سے چھ ماہ تک قید کی سزا دی گئی ہے۔

نیویارک ۶ فروری۔ متحدہ اقوام کی معاشیاتی کمیٹی نے رپورٹ پیش کی ہے کہ اس وقت تک دنیا میں دس کروڑ مکانات کی قلت ہے۔ متحدہ اقوام کو اس سلسلے میں کوئی مشترکہ قدم اٹھانا چاہیئے۔

لکھنؤ ۶ فروری۔ یو پی اسمبلی میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۴۲ء کی شورش کے زمانہ میں یو پی میں ۳۴ لاکھ ۵۲ ہزار روپے کا اجتماعی جرمانہ کیا گیا تھا۔ اس تحریک کے سلسلے میں جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا انہیں رہا کر دیا گیا ہے کیونکہ انہوں نے ملک کی آزادی کے لئے اس تحریک میں حصہ لیا تھا۔

بٹیا ۶ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ انڈسٹریلائزیشن دی پیپلز کا جو وفد مالیفیڈ سے معاہدہ پر دستخط کرنے کے لئے روانہ ہوا تھا وہ ابھی تک اپنا کام ختم نہیں کر سکا۔ کیونکہ معاہدہ کی تاویل کے متعلق آپس میں اختلافات رونما پیدا ہو گیا تھا۔

کیپ ٹاؤن ۶ فروری۔ کل شام میونسپل ایسوسی ایشن کے ایک وفد نے جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم مارشل سمٹس سے ملاقات کی۔ اور جنوبی افریقہ میں مقیم ہندوستانیوں کے حقوق کے متعلق بات چیت کی۔ مارشل سمٹس نے انہیں بتایا۔ کہ ہندوستانیوں کے مفاد سے تعلق رکھنے والے امور پر حکومت کو مشورہ دینے کے لئے ایک ایڈوائزری بورڈ قائم کیا جا رہا ہے۔ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ اس معاملہ میں ہندوستانیوں کا اتحاد اور مشورہ حاصل کیا جائے۔

لاہور ۶ فروری۔ گورنمنٹ پنجاب نے قیدیوں کے لئے کچھ اہم اصلاحات منظور کی ہیں۔ چنانچہ اب قانونی معلومات بند کر دی گئی ہیں۔ قیدی اپنے برتن استعمال کر سکیں گے۔ سردیوں میں گرم کپڑے پہن سکیں گے۔ مہینے میں ایک بار اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کر سکیں گے۔ بعض خاص تقاریب پر ان سے کام نہیں لیا جائے گا۔

بمبئی ۶ فروری۔ حکومت بمبئی نے ایک اعلان کے ذریعہ بمبئی اور نواحی علاقے میں تیل کے بیج اور تیل کے تمام ذخائر کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ تیل کی کمی کی وجہ سے جو مشکلات درپیش ہیں ان کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

بنگلور ۶ فروری۔ آل میسور سٹیٹ مسلم لیگ کا پانچواں سالانہ اجلاس آئندہ اپریل میں شموگا کے مقام پر منعقد ہوگا۔ خان عبدالقیوم خان اپوزیشن لیڈر مرحد اسمبلی پارٹی اس کا افتتاح کریں گے۔

لاہور ۶ فروری۔ سونا۔ ۱۰۰۶ روپے سونا منٹ ۱۰۷/۴/۰ پونڈ ۶۷/۰/۰ چاندی ۱۰۹/۱۴/۰ امرت سر سونا ۱۰۰۶/۱۴/۰

لاہور ۶ فروری۔ حکومت پنجاب نے اچھوتوں کے بچوں میں تعلیم کا شوق دلانے اور چھوت چھات کو دور کرنے کے لئے یہ سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ جو پرائیویٹ سکول اچھوت بچوں کو داخل کرنے سے انکار کر دیں گے وہ سرکاری امداد کے مستحق نہیں سمجھے جائیں گے۔

لائلپور ۶ فروری۔ گندم درجہ ۱/۱۰/۹ گندم فارم ۱۴/۹ گڑ ۲۲/۰ تا ۲۴/۰ شکر نئی ۱/۰/۰ تا ۲۶/۰/۰ گھی دیسی ۱۸۷/۰/۰

نئی دہلی ۷ فروری۔ آج تیسرے پہر مسٹر آصف علی کراچی روانہ ہو گئے۔ جہاں سے آپ لنڈن اور وہاں سے امریکہ چلے جائیں گے آپ امریکہ میں ہندوستان کے سفیر مقرر ہوئے ہیں۔ پنڈت نہرو۔ سردار بلدیو سنگھ اور مسز سروجنی نیڈو نے ہوائی اڈے پر آپ کو الوداع کہا۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ میں ایسے وقت ہندوستان سے جا رہا ہوں جب یہاں اہم واقعات ہو رہے ہیں مجھے امید ہے۔ کہ آپس کے جھگڑے خواہ کوئی صورت اختیار کریں۔ ہندوستان کی امنگیں اب بہرحال پوری ہو کر رہیں گی۔

نئی دہلی ۷ فروری۔ سنٹرل اسمبلی میں ایک تحریک کے ذریعے فصلوں کا بیمہ کرنے کی ایک سکیم پیش کی گئی جو ڈاک ممبر نے اس تحریک کے مقصد کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس سکیم کے نافذ کرنے میں چند عملی مشکلات ہیں۔ تھوڑی دیر کی بحث کے بعد اس تحریک کو واپس لے لیا گیا۔

ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ اس وقت ہندوستان میں پندرہ کروڑ نوے لاکھ اشخاص کو راشن سسٹم کے ماتحت خوراک مہیا کی جا رہی ہے۔

نئی دہلی ۷ فروری۔ سرکاری طور پر اس افواہ کی تردید کی گئی ہے۔ کہ لاہور میں مسلم لیگ کی جاری کردہ ایجی ٹیشن کے سلسلے میں جو طلباء کو لاہور سے باہر لے جایا جاتا ہے۔ ان کے ساتھ برطانوی فوجی سپاہی بھی ہوتے ہیں جو ان کے ساتھ فشد دکا سلوک کرتے ہیں اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس ایجی ٹیشن کے سلسلے میں برطانوی فوجی سپاہیوں سے مطلقاً کام نہیں لیا گیا